احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون ۴۴۹ ‏ ایڈیٹر: نسیم سیفی ‏ رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۸/۴۳ ‏ ہفتہ ۱۱ رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ - ۶ امان ۱۳۷۲ ہش - ۶ مارچ ۱۹۹۳ء ‏ نمبر ۵۵

حقیقی ایمان

اللہ تعالیٰ کو یہی پسند ہے کہ انسان اس کی طرف پوری طرح متوجہ ہو۔ بے دلی سے اسکی عبادت مقبول نہیں ہوتی۔ خوشی اور رنج دونوں میں اس کا ساتھ نہیں چھوڑنا چاہیئے ورنہ ایسے ایمان کا کوئی فائدہ نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ ایمان جو خدا تعالیٰ کے انعامات کا وارث کرتا اور مقرب اور لقاء الٰہی کا جاذب بناتا ہے وہ وہی ایمان ہے جو ہر قسم کے شکوک وشبہات سے پاک اور ماسوی اللہ کی محبت سے خالی ہو۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی)

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"نت نئی توبہ کرو۔ جو توبہ کرتا ہے وہ نیکی کی طرف رجوع کرتا ہے اور جو توبہ نہیں کرتا وہ گناہ کی طرف جاتا ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس بندے سے محبت کرتا ہے جو بہت توبہ کرتا ہے توبہ نہ کرنے والا گناہ کی طرف جھکتا ہے اور گناہ آہستہ آہستہ کُفر تک پہنچا دیتا ہے۔ تمہارا کام یہ ہے کہ کوئی مابہ الامتیاز بھی تو پیدا کرو۔ تم میں اور تمہارے غیروں میں اگر کوئی فُرق پایا جاوے گا تو جب ہی خدا بھی نصرت کرے گا۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۶۰۶)

بیاہ شادی سے متعلق بعض رسموں کو خصوصیت سے دُور کریں

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اس مسئلہ پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ خوشی کے طبعی اظہار سے ممانعت نہیں لیکن جب یہ رسمیں بن جائیں، قوم پر بوجھ بن جائیں تو پھر انہیں منع کیا جائے گا۔ آپ نے فرمایا کہ نیتوں پر دارومدار ہوتا ہے۔ بعض دفعہ بے تکلفی سے بعض باتیں خود بخود رونما ہو رہی ہوتی ہیں اور پھر آہستہ آہستہ رسم کی شکل اختیار کر جاتی ہیں اور انہیں ان کے کرنے پر غیر اللہ کا خوف مجبور کر دیتا ہے۔ یہ اس وقت کے امام کا فرض ہے کہ وہ قوم کو لازماً ان چیزوں سے روک دے۔

چنانچہ بیاہ شادی کے موقع پر جو خاطر مدارات سے روکا گیا اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) نے فرمایا کہ بعض لوگ غریب ہیں جن میں طاقت نہیں ہے۔ بعض لوگ امیر ہیں جن میں طاقت ہے۔ اگر وہ طاقت کے اندر رہیں اور اسراف نہ کریں تو خاطر مدارات کرنا ناجائز نہیں ہے لیکن اگر امیروں کی اس عادت کی بناء پر ایک ایسی رسم چل پڑے کہ غریب اپنے آپ کو مجبور سمجھے کہ لازماً میں نے خاطر مدارات کرنی ہیں ورنہ میری ناک کٹ جائے گی اور اپنے آپ کو پابند سمجھنے لگے تو اس کا وہ فعل ایک طبعی حالت کے نتیجہ میں نہیں ہے بلکہ طبعی حالت کے خلاف ہے۔ ان امور کا فیصلہ کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت جو ہمیشہ ہمارے لئے راہنما بنی رہے گی۔ اور جس کے متعلق (کلام پاک) نے کہا کہ لوگوں کو اچھی طرح بتا دو کہ (۔) اگر تم مجھے سمجھنا چاہتے ہو تو یہ دیکھ لو کہ میں متکلف نہیں ہوں مجھ سے طبعی حالتیں ظاہر ہوتی ہیں اور کسی غیر کی طاقت، جبر، دباؤ یا غیر اللہ کے کسی خوف سے میری ان طبعی حالتوں میں تم کوئی تبدیلی نہیں دیکھو گے۔

پس اگر جماعت میں یہ بات اسی طرح جاری رہتی کہ جو غریب ہے وہ اپنی توفیق کے مطابق کچھ خرچ کرتا یا نہ کرتا اس کی عزت نفس پر فرق نہ پڑتا۔ غیر اللہ کا خوف اسے اپنی طاقت سے بڑھ کر خرچ کرنے پر مجبور نہ کرتا تو غالباً اس حکم کی ضرورت نہ رہتی یہ بھی ممکن تھا کہ اگر امراء اسراف کرنے لگ جاتے۔ نام ونمود اور نمائش کی خاطر خرچ کرنے لگ جاتے تو اس وجہ سے انہیں بھی روکا جاتا۔ چنانچہ (حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی) نے فرمایا کہ ان غریبوں کی وجہ سے جو مجبور ہو کر ایک غلط کام میں مبتلا ہو رہے ہیں اور غلط بوجھ اٹھانے لگ گئے ہیں۔ میں نے ساری جماعت کو حکم دیا ہے کہ جن کو طاقت ہے وہ بھی کمزور بھائیوں کی خاطر رک جائیں اور ان کی عزت نفس کا خیال کریں تو ان کا رکنا ان کے لئے ثواب کا موجب ہو گا کیونکہ ان کے اس فعل سے غریبوں کو حوصلہ ہو گا وہ سمجھیں گے کہ یہ کوئی ضروری بات تو تھی نہیں۔ امیر بھی نہیں کر رہے۔ ہم بھی نہیں کر رہے تو اس سے بہت سے ایسے مصارف ہیں جن سے انہیں نجات ملے گی۔ وہ اپنی بچی کو جو کچھ بھی دینا چاہتے ہیں انہیں توفیق ملے گی کہ بجائے لوگوں کو چائے پلانے کے ایک دو جوڑے کپڑوں کے بچی کو دے دیں۔ یہ طریق بنیادی طور پر اسی طرح جاری ہے لیکن وقت کے

سانحۂ ارتحال

انتہائی افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ جماعت احمدیہ کے دیرینہ خادم محترم ڈاکٹر عبد الغفور صاحب زاہد آف سرگودھا مورخہ ۲۵ فروری ۹۳ء بروز جمعرات بعد دوپہر ایک بجکر تیس منٹ پر انتقال کر گئے۔ وہ پچھلے چند ماہ سے جگر کی بیماری سیروسز میں مبتلا تھے۔ ان کی عمر ۵۷ برس تھی۔ انکا جنازہ محترم مرزا عبد الحق صاحب نے سرگودھا میں پڑھایا۔ اس کے بعد آپکی میت ربوہ لائی گئی۔ جہاں بعد از جمعہ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے جنازہ پڑھایا۔ اس کے بعد قبرستان نمبر۱ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم میاں روشن دین صاحب (رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ) نے دعا کرائی۔

آپ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخلص خادم تھے تین مرتبہ ان پر مقدمات قائم ہوئے اور ۲۰ مرتبہ اسیر راہ مولیٰ بنے۔ ضلع سرگودھا میں دور دور تک ان کے علاج کی شہرت تھی۔ وہ نہایت ہمدرد اور غریب پرور انسان تھے۔ آپ جماعت کی طرف سے مختلف دیہات میں لگائے جانے والے فری میڈیکل کیمپ میں اکثر خدمات پیش کرتے تھے۔

احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ محترم ڈاکٹر عبد الغفور صاحب زاہد کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ان کو اپنے قرب میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔

درخواست دعا

محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا محمد امین صاحب سابق صدر لجنہ حلقہ محمد نگر لاہور پچھلے نو دن سے بے ہوش ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔

احباب ان کی کامل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۶ ۔ امان ۱۳۷۲ ہش ۶ ۔ مارچ ۱۹۹۳ء

رحمی رشتہ

انسانی زندگی اور اس کے تسلسل کا سب سے چھوٹا دائرہ دو افراد پر مشتمل ہے ۔ ایک مرد اور اس کی بیوی ۔ معاشرہ کا پھیلاؤ اس دائرہ سے شروع ہوتا ہے ۔ اور سب رشتوں کی پہچان بھی اسی دائرہ سے ہوتی ہے ۔ کوئی ان دونوں کا کچھ لگتا ہے اور کوئی کچھ ۔ اور اس طرح سب ایک دوسرے کا کچھ نہ کچھ لگنے لگتے ہیں ۔ یعنی سب کی آپس میں رشتہ داری ہو جاتی ہے ۔ اگر اس دائرہ کو مضبوط رکھا جائے اور اس کے پھیلاؤ کو مربوط کیا جائے تو کہا جا سکتا ہے کہ ساری دنیا ایک دائرہ بن سکتی ہے ۔ ایک بہت بڑا دائرہ ۔

اسی دائرہ کو مضبوط کرنے کے لئے کہا گیا ہے ۔ رحمی تعلقات کو منقطع نہیں کرنا چاہیئے ۔ بلکہ یہ بھی کہ جو ان تعلقات کو جان بوجھ کر منقطع کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے رحم سے محروم ہو جاتا ہے اور جو خدا تعالیٰ کی رحمانیت سے محروم ہو جائے اس کا اس دائرہ میں کوئی مقام نہیں ہو سکتا ۔ وہ الگ تھلگ ہو جاتا ہے ۔ ان رشتوں کو کاٹنے والا خود کٹ جاتا ہے ۔ اس کا مذہب اسے کچھ بھی کہے جب اس نے بات ماننے ہی سے انکار کر دیا اور اللہ تعالیٰ کی رحمانیت سے دُور ہو گیا تو وہ کیا کچھ نہیں کر گذرے گا ۔ اس کے دل میں کینہ پیدا ہو گا ۔ وہ تعصّب کا شکار ہو جائے گا ۔ وہ دشمنی مول لے گا ۔

اسی سلسلہ میں حضرت امام جماعت الرابع ایّدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز فرماتے ہیں :

"یاد رکھو جو رحمی رشتوں کو منقطع کرے گا وہ اللہ کی رحمانیت سے بھی کاٹا جائے گا ۔ پس آج دنیا کو سب سے زیادہ اس پیغام کی ضرورت ہے ۔ کوئی مذہب دنیا میں انسان کی فلاح و بہبود کے لئے کچھ نہیں کر سکتا جب تک اس کو انسانیت کے ادنیٰ اور ابتدائی آداب نہ سکھا دے ۔ جہاں تک مَیں نے دنیا کے حالات پر غور کیا ہے ۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ آج دنیا کے لئے سب سے زیادہ سنگین مسئلہ تعصّبات کا جاگ اُٹھنا ہے ۔"

حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں جو کچھ بھی ہوتا ہے ۔ اس کا بیج انسانیت کے اس چھوٹے سے دائرے ہی سے پنپتا ہے جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے ۔ اگر قطع رحمی نہ کی جائے اور کوئی بھی نہ کرے تو ساری دنیا صلح و آشتی کی زندگی گذار سکتی ہے ۔ سب ایک دوسرے کو اپنا سمجھیں ۔ ایک دوسرے سے رشتہ داری کا سلوک کریں ۔ یہی امن کی راہ ہے ۔

ہاتھ اُٹھاتے ہیں ہم دعا کے لئے
مالک الملک کی رضا کے لئے
ہم نے پھیلا دیا ہے دامنِ دل
گو یہ کافی نہیں عطا کے لئے

ابوالاقبال

دیواروں کے کان

یُوں تو دیکھے نہیں کسی نے کبھی
کان دیوار کے بھی ہوتے ہیں
آپ چھُپ چھُپ کے بات کرتے ہیں
آپ ہنستے ہیں یا کہ روتے ہیں

جان جاتے ہیں لوگ آپ کی بات
جیسے دیوار نے بتائی ہو
حرف حرف اور لفظ لفظ درست
جیسے خود آپ نے سنائی ہو

یہ کسی کو خبر نہیں ہوتی
راز کی کس طرح ہوئی تشہیر
یوں تو کوئی نہ تھا قریب مگر
بات اُڑتے نہیں ہوئی تاخیر

تجربہ کار سچ ہی کہتے ہیں
چھُپ چھُپا کے بُرا بھلا نہ کہو
یہ نہ سمجھو کہ کس کو ہوگی خبر
ہے بھلائی اسی میں چُپ ہی رہو

یُوں تو دیکھے نہیں نسیم نے بھی
لیکن اس کا بھی تجربہ ہے یہی
بات جو بھی ہوئی پسِ دیوار
راز ہو کے بھی وہ نہ راز رہی

نسیم سیفی

سالانہ مقالہ نویسی ۔ "میرے ضلع میں احمدیت"
آخری تاریخ ۱۶ اگست ۱۹۹۳ء ـــ مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ پاکستان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ ۔ الثانی

علمی مسائل

فرماتا ہے کہ بغیر واضح دلیل کے کسی معاملے میں بھی نہیں جھگڑنا چاہیئے۔ پھر یہ کتنا ظلم ہے کہ کوئی شخص خدا تعالےٰ کے متعلق کج بحثی شروع کر دے اور کسی سرکش شیطان کے پیچھے لگ جائے حالانکہ یہ الٰہی تقدیر ہے کہ جو شخص سرکش شیطان کے پیچھے لگ جائے اور اس کا دوست بن جائے وہ اُسے گمراہ ہی کرتا ہے اور اسے عذاب ہی کا رستہ دکھاتا ہے۔ اس آیت سے ظاہر ہے کہ جب کوئی شخص بار بار شیطان کی بات ماننے لگتا ہے تو ان دونوں کا آپس میں دوستانہ تعلق ہو جاتا ہے۔ اور یہ تعلق آخر اسے جہنم تک پہنچا کر رہتا ہے۔ ایک دوسرے مقام پر بھی خدا تعالےٰ فرماتا ہے (ـــــ) کہ شیطان جس کا ساتھی بن جاتا ہے اُسے یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ بہت ہی بُرا ساتھی ہے اگر اس حالت میں بھی انسان اپنی اصلاح کی طرف توجہ نہ کرے تو پھر بدیوں میں بڑھتے بڑھتے آخر وہ اس مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ شیطان اس کا دوست نہیں رہتا۔ بلکہ آقا بن جاتا ہے۔ اور وہ اسکی غلامی میں پورے طور پر جکڑا جاتا ہے۔ گویا صاحب ایمان تو ہدایت پر سوار ہوتے ہیں۔ مگر یہ شخص اتنا گر جاتا ہے کہ شیطان اسکی پیٹھ پر سوار ہو جاتا ہے۔ اور وہ جدھر چاہتا ہے اسے ہانک کر لے جاتا ہے۔ ایسے ہی لوگوں کے متعلق قرآن کریم نے کہا ہے کہ بعض انسانوں کو ہم نے ایسا بنایا ہے کہ وہ شیطان کی پرستش کرنے لگ گئے ہیں۔ گویا یہ ذلت کا انتہائی مقام ہے۔ کہ وہ انسان جسے خدا نے اپنا عبد بننے کے لئے پیدا کیا تھا۔ وہ اپنی بدکرداریوں سے شیطان کی فرمانبرداری کرنے لگ جاتا ہے۔ اسجگہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ شیطان کے بارہ میں بھی کچھ روشنی ڈال دی جائے۔ کہ وہ کیا چیز ہے۔ شیطان کے معنے عربی زبان کے لحاظ سے حق سے دور ہونے والے وجود کے ہیں۔ یا بدی میں ترقی کر جانے والے کے۔ اور ابلیس ایسے وجود کو کہتے ہیں جو مایوس ہو جائے۔ میری تحقیق کے مطابق شیطان اور ابلیس ایک ایسے وجود کا بھی نام ہے جسے خدا تعالیٰ نے انسانوں کے امتحان کیلئے ملائکہ کے مقابل میں رکھا ہے۔ اس شیطان کے لئے اسوقت تک کہ اس کا کام پورا ہو موت نہیں۔ جسطرح کہ ملائکہ کے لئے اس وقت تک کہ ان کا کام پورا ہو موت نہیں۔ حضرت آدمؑ کے بالمقابل جو وجود کھڑا ہوا تھا۔ وہ یہ شیطان بھی تھا اور اسکے اظلال بھی تھے۔ لیکن قصہ آدم میں جو تفصیلات بیان کی گئی ہیں ان کے دو حصے ہیں۔ ایک حصہ بدی کے محرک کی طرف اشارہ کرتا ہے اور ایک حصہ اس کے اظلال کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ پس حضرت آدمؑ کے وقت کا شیطان زندہ بھی ہے اور مر بھی چکا ہے۔ وہ زندہ ہے ان معنوں میں کہ محرک بدی انسانی نسل کے اس دنیا میں موجود رہنے تک قائم رکھا جائے گا۔ اور وہ مردہ ہے۔ ان معنوں میں کہ اسکے اظلال جن کا قصہ آدم میں ذکر آتا ہے وہ اسی زمانے میں فوت ہو چکے ہیں۔ وہ شیطان جو محرک بدی ہے۔ اسکے متعلق تو کسی ثواب یا عذاب کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ ایک آدمی کو قتل کرنے والا آدمی پھانسی پاتا ہے لیکن بیسیوں آدمیوں کو جلا دینے والی بجلی تو کسی سزا کی مستحق نہیں ہوتی۔ زلزلہ کا مادہ علاقوں کو اجاڑ دیتا ہے۔ اولوں کی بارش زمینداروں کو تباہ کر دیتی ہے۔ آندھیاں شہروں کو ویران کر دیتی ہیں۔ یہ دکھ دینے والی چیزیں ہیں لیکن کسی (دینی قانون) کے الزام کے نیچے نہیں آتیں۔ بے شک شیطان اور ابلیس کا ٹھکانا جہنم ہے۔ جسطرح فرشتوں کا ٹھکانا جنت ہے۔ لیکن نہ فرشتے جنت سے متلذذ ہو سکتے ہیں اور نہ شیطان جہنم سے متالم۔ شیطان ایک ناری وجود ہے۔ کیا آگ کا انگارہ بھی بھٹی میں دکھ پا سکتا ہے اس کا تو مقام ہی وہی ہے۔ پس شیطان کے دوزخ میں جانے کے یہ معنی نہیں کہ اُس کو سزا دی جائے گی۔ بلکہ وہ جس جگہ کی چیز ہے وہیں چلی جائے گی۔ ملائکہ اگر جنت میں جائیں گے تو وہ کسی انعام کے بدلے میں نہیں جائیں گے۔ اسی طرح شیطان بھی دوزخ میں کسی سزا کی وجہ سے نہیں جائے گا۔ ہاں جو اسکے اظلال ہیں وہ اپنے اپنے مراتب کے مطابق سزا پائیں گے۔ اسلئے کہ وہ ایسے کام کرتے ہیں جن کے لئے ان کو پیدا نہیں کیا گیا۔ سزا ہمیشہ ان کاموں کی ملتی ہے جو خلاف قانون طبعی ہوتے ہیں۔ انسان کو چونکہ خلقتاً نیکی کے لئے پیدا کیا گیا ہے جیسے فرمایا کہ میں نے انسانوں اور جنوں کو اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے اسلئے جو شخص عبودیت کو ترک کرتا اور عبادت کو بھلا دیتا ہے وہ سزا کا مستحق ہوتا ہے مگر محرک بدی تو پیدا ہی امتحان کے لئے کیا گیا ہے۔ اسکو تو سزا تبھی مل سکتی ہے جب وہ تحریک بدی میں سستی کرے۔ ہاں یہ سوال کیا جاسکتا ہے کہ پھر اسکو بُرا کیوں کہا جاتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ کسی چیز کا بُرا ہونا اور شے ہے اور سزا کا مستحق ہونا اور شے۔ پاخانہ کو گھر سے اٹھا کر اسلئے نہیں پھینکتے کہ اسکو سزا دیتے ہیں۔ بلکہ اسلئے کہ اس کا رہنا ہماری صحت کے لئے مضر ہوتا ہے۔ یہی حال محرک بدی شیطان کا ہے۔ وہ بیماری اور گناہ کا نمائندہ ہے اسلئے لازمی طور پر اسے بُرا کہا جائے گا۔ لیکن باوجود اسکے وہ سزا کا مستحق نہیں ہاں اسکے ماتحت کچھ اظلال ہیں جو انسانوں میں سے بھی ہیں اور جنوں میں سے بھی۔ ایسی بد ارواح جن کا مقصد پیدائش بدی نہیں لیکن بدی کو پسند کر کے وہ بدی کی محرک ہو جاتی ہیں۔ یا ایسے انسان جو بدی کے لئے نہیں پیدا کئے گئے لیکن وہ بدی کو پسند کر کے بدی کے محرک بن جاتے ہیں یہ لوگ بھی اپنے اپنے درجہ کے مطابق شیطان اور ابلیس ہیں اور سزا کے مستحق۔

پھر فرماتا ہے کہ ہم تمہیں دوسری نصیحت یہ کرتے ہیں کہ تم جھوٹ سے بچو۔ کیونکہ یہ بھی روحانیت کو تباہ کر دینے والا مرض ہے اور پھر شرک اپنی ذات میں سب سے بڑا جھوٹ ہے۔ کیونکہ جو طاقتیں خدا تعالےٰ نے کسی کو نہیں دیں ان کے متعلق ایک مشرک کہتا ہے کہ فلاں فلاں چیز میں ہیں اور اس طرح جھوٹ کی نجاست پر منہ مارتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ انبیاء کی جماعتوں کی علامتوں میں سے ایک بڑی بھاری علامت راستبازی ہوتی ہے اور یہ علامت ایسی ہے جو اپنی ذات میں بہت بڑی اہمیت رکھتی ہے مگر افسوس ہے کہ دنیا میں بہت سے لوگ راستبازی کی قدر و قیمت کو نہیں سمجھتے۔ خصوصیت کے ساتھ اس زمانہ میں یہ مرض زیادہ پایا جاتا ہے کیونکہ یہ زمانہ مداہنت اور نفاق کا زمانہ ہے اور تہذیب کے معنے آجکل یہ سمجھے جاتے ہیں کہ بات کرنے والا دوسرے کے خیالات کا اس حد تک خیال رکھے کہ اگر اسے سچائی بھی چھپانی پڑے تو اس سے دریغ نہ کرے۔ مگر زمانہ کی رَو کے باوجود ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ اس بدی کا پورے زور سے مقابلہ کرے اور اسے کچلنے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرے۔ کیونکہ جھوٹ بولنے والا دوسروں کو دھوکا دینے کی کوشش کرتا ہے۔ اور دھوکا ایک ایسی چیز ہے جس سے لوگوں کو نقصان پہنچتا ہے۔ پس جھوٹ بولنے والا صرف اخلاقی مجرم ہی نہیں بلکہ بنی نوع انسان کا دشمن اور انہیں تباہ کرنے والا بھی ہے۔ اور اس عیب کو مٹانا ہر سچے اور مخلص فرمانبردار کا فرض ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منافق کی علامات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اس کی ایک علامت یہ ہے کہ جب وہ بولتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے۔ اور منافق کے متعلق قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اسے دوزخ کے سخت ترین مقام میں رکھا جائے گا۔ گویا خدا تعالےٰ منافقوں کے ساتھ کفار سے بھی سخت معاملہ کرے گا اس لئے کافر کی وجہ سے تو کافر کو ہی نقصان پہنچتا ہے مگر منافق کی وجہ سے (عام لوگوں) کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔ جو قوم اپنے افراد میں سے جھوٹ نہیں مٹا سکتی اور اس کے باوجود وہ یہ سمجھتی ہے کہ اسے ترقی اور عزت حاصل ہو جائے گی۔ اس کا یہ خیال ایسا ہی خام ہے جیسے ایک بچہ کا یہ خیال کہ وہ چاند کے پاس پہنچ جائے گا۔ یا ستاروں کے پاس پہنچ جائے گا جس طرح ایک بچہ کی چاند یا ستاروں تک پہنچنے کی خواہش ناکام رہتی ہے اسی طرح وہ قوم جس کے اندر جھوٹ پایا جاتا ہو کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور راستبازی کا یہ حال تھا کہ آپ کا دشمن بھی اقرار کرتا تھا کہ آپ سچائی کے اعلیٰ مقام پر ہیں۔ چنانچہ جب آپ پر یہ وحی نازل ہوئی کہ لوگوں کو ہدایت کی طرف بلاؤ تو آپؐ نے صفا پر چڑھ کر مکہ کے لوگوں کو بلانا شروع کیا جب سب لوگ جمع ہو گئے تو آپ نے فرمایا اگر میں تمہیں کہوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک بہت بڑا دشمن تم پر حملہ کرنے کے لئے جمع ہے تو کیا تم میری بات مان لو گے؟ اب بظاہر یہ ناممکن تھا کہ اتنی بڑی فوج وہاں جمع ہو اور مکہ والوں کو اس کا علم تک نہ ہو۔ مگر انہوں نے کہا کہ ہاں ہم مان لیں گے۔ کیونکہ ہمیں یقین ہے کہ آپ کبھی جھوٹ نہیں بولتے (تفسیر المعانی)

اسی طرح جب قیصر روما نے ابوسفیان کو اپنے دربار میں بلا کر اس سے پوچھا کہ کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ــــ نون سین

پنجاب میں صحت اور تعلیم

گذشتہ روز پنجاب اسمبلی کو وزیر صحت چوہدری جعفر اقبال نے بتایا کہ حکومت نے خصوصی اقدامات کر کے دیہات میں صحت کو بہتر بنانا چاہا ہے۔ آپ نے اس موضوع پر بحث کو سمیٹتے ہوئے کہا کہ حکومت نے اس بات کی یقین دہانی کرائی ہے کہ دیہات میں ہیلتھ سنٹرز اور بنیادی ہیلتھ یونٹس کو ڈاکٹر اور پیرامیڈیکل سٹاف مہیا کیا جائے گا۔ آپ نے کہا کہ اس سلسلے میں محکمہ صحت میں نئی بھرتی شروع کر دی گئی ہے۔ اور یہ بھرتی خاص طور پر اہلیت کے معیار کو سامنے رکھ کر کی جائے گی۔ وزیر موصوف نے کہا کہ جہاں تک بڑے ہسپتالوں کا تعلق ہے۔ انہیں آزادانہ طور پر کام کرنے کا سٹیٹس دیا جا رہا ہے۔

اور ان ہسپتالوں میں غرباء اور مستحقین کا علاج مفت کیا جائے گا۔ آپ نے کہا کہ حکومت نے اس بات کا بھی اہتمام کیا ہے کہ دوائیوں کی ایک خاص پیکنگ ہونی چاہیئے۔ اس بات کا ذکر پہلے بھی کسی تقریب پہ کیا گیا تھا۔ یہ اس لئے کیا جا رہا ہے تاکہ ہسپتالوں سے دواؤں کی چوری کو روکا جا سکے۔ اور مارکیٹ میں فوری طور پر پتہ چل سکے کہ کوئی دوائی ہسپتال سے چرا کر تو نہیں بیچی جا رہی۔ آپ نے کہا کہ حکومت ہر مریض پر ۶۸۰/- روپے خرچ کرتی ہے اور ایسا کرنے کے لئے بجٹ میں اضافہ کیا گیا ہے۔ یہ بھی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ ایمرجنسی میں علاج معالجہ مفت کیا جائے گا۔ جہاں تک پرائیویٹ ہسپتالوں کا تعلق ہے۔ اسکے لئے حکومت قواعد بنانے کے متعلق سنجیدگی سے غور کر رہی ہے حکومت نے مختلف پراجیکٹ شروع کئے ہیں۔ جن میں ایشین ڈویلپمنٹ بنک ۹۴ کروڑ روپیہ ادا کر کے شرکت کرے گا اور اسی طرح عالمی بنک بھی اس سلسلے میں دو ارب روپے دے گا۔ اس سکیم کے ماتحت میڈیکل سٹاف کو تربیت دی جائے گی۔ اور انہیں اس قابل بنایا جائے گا کہ وہ صحت کے لئے لوگوں کو جو آسانیاں میسر آسکتی ہیں ان سے آگاہ کریں۔ جہاں تک خون کے تجزیہ کا تعلق ہے حکومت نے اب اس معاملے میں توسیع کر کے ایڈز کی بیماری کا معلوم کرنا بھی اس میں شامل کر دیا ہے

پنجاب کی اسمبلی میں وزیر تعلیم عثمان ابراہیم نے تعلیم پر بحث کو سمیٹتے ہوئے اسمبلی کو بتایا کہ حکومت کا فیصلہ ہے کہ وہ ایک لاکھ پرائمری سکول کھولے گی۔ اور ڈھائی لاکھ پرائمری اساتذہ کو پنجاب میں بھرتی کیا جائے گا۔ یہ اس سکیم کے ماتحت ہے جو وفاقی حکومت نے پیش کی ہے۔ آپ نے کہا کہ تعلیم میں ٹیکنیکی اور پیشہ ورانہ مہارت کو زیادہ اہمیت دی جائے گی۔ اور اسی طرح سکولوں اور کالجوں میں کمپیوٹر کا استعمال بھی شروع کیا جا رہا ہے۔ آپ نے کہا کہ پیشہ ورانہ تعلیم اس وقت ۳۰۰ سکولوں میں جاری کرنے کا ارادہ ہے۔ جو آئندہ سال کے آغاز سے جاری کی جائے گی۔

جہاں تک نظام امتحانات کا تعلق ہے اس میں بھی اصلاحات کی جا رہی ہیں۔

وزیر تعلیم نے کہا کہ حکومت اس بات میں کامیاب ہو گئی ہے کہ جعلی ڈگریاں حاصل نہ کی جا سکیں اور ۲۰۰ طلباء جنہوں نے جعلی کاغذات کی بنا پر میڈیکل اور انجینئرنگ کالجوں میں داخلہ لیا تھا۔ کو کالجوں سے نکال دینے کا فیصلہ کیا اور ان پر مقدمات دائر کر دیئے گئے ہیں۔

آپ نے کہا کہ پنجاب کی حکومت اپنے مجموعی بجٹ کا ۲۶ فیصد تعلیم پر خرچ کرتی ہے اور اسکے علاوہ ۱۸۶۷ ملین روپے مزید تعلیم کو بہتر بنانے اور سوشل ایکشن پروگرام کے لئے خرچ کئے جائیں گے۔

صباح ریاست؟

ملائشیا کے وزیر دفاع نجیب رزاق نے کہا ہے کہ فلپائن کا صباح ریاست کے متعلق دعویٰ بے بنیاد ہے اور اگر اس سلسلے میں فلپائن نے کوئی کارروائی کی تو ملائشیا صباح کی ریاست کے دفاع کے لئے پوری طرح تیار ہو گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس سلسلے میں اگر صباح کو ملائشیا میں رکھنے کے لئے جنگ بھی کرنی پڑی تو ہم اس جنگ کے لئے تیار پائے جائیں گے۔

منیلا کا کہنا ہے کہ تاریخی طور پر صباح کا علاقہ سولو سلطنت جو فلپائن کے جنوب میں ہے کا ایک حصہ ہے۔ اسے فلپائن کا حصہ کسی طرح بھی نہیں کہا جا سکتا۔ دراصل ملائشیا کے وزیر دفاع کو بیان اس لئے دینا پڑا کہ سولو کے سلطان نے جہاد کا اعلان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہاں کا تیل اور یہاں کی عمارتی لکڑی ساری کی ساری بورنیو کے جنوب برے کو ملتے پہلے ہیئے کیونکہ یہ علاقہ فلپائن کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جس شخص نے جہاد کا اعلان کیا ہے اس کی سرکاری طور پر تو کوئی پوزیشن نہیں لیکن فلپائن کے مسلمان اس کو بہت اہمیت دیتے ہیں۔ اس شخص نے امریکہ سے دس ارب امریکی ڈالر کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ جو تیل کی فروخت سے انہیں حاصل ہوا ہے۔ اور اسی طرح صباح کی دوسری ذرائع پیداوار کا ۵ر فیصدی بھی مانگا ہے۔ یعنی یہ اس وقت تک جب تک کہ وہ اپنے خیال میں مطابق صباح کو فلپائن میں ملا نہیں دیتے۔ وزیر دفاع ملائشیا نے کہا کہ وہ اپنے خون کے آخری قطرے کے ساتھ بھی صباح کا دفاع کریں گے۔

برطانیہ / گرجوں میں چوری

لندن سے عیسائی گرجوں کے متعلق جو بیان جاری کئے گئے ہیں ان میں کہا گیا ہے کہ گرجوں کو آگ لگانے اور ان میں چوری کرنے کے جرائم بہت زیادہ بڑھ گئے ہیں۔ اب یہ جرائم اتنے زیادہ ہو گئے ہیں کہ اس سے پہلے کبھی اتنے نہیں تھے۔ کہا جاتا ہے کہ ہر ایک گھنٹے میں ایک جرم سرزد ہوتا ہے۔ مذہبی نوادرات کی چوریاں گذشتہ سال کی نسبت سے ۲۰ر فیصدی بڑھ گئی ہیں اور جہاں تک اینگلیکن گرجوں کا تعلق ہے کہا جاتا ہے کہ اس دفعہ ان میں بہت زیادہ چوریاں ہوئیں۔ ان چوریوں کے متعلق یہ بھی اندازہ لگایا گیا ہے کہ لندن سے چیزیں چرا کر امریکہ کے مختلف شہروں اور اسی طرح یورپ کے بھی مختلف شہروں میں انہیں فروخت کیا جاتا ہے۔ گرجوں کے متعلق ایک انشورنس سکیم بھی ہے جو اینگلی کن گرجوں کی برطانیہ میں ۹۷ فیصد انشورنس کرتی ہے اس سکیم کے مطابق ۹,۵۰۰ مطالبے پیش کئے گئے جن کی مجموعی قیمت ۵۰,۰۰,۰۰۰ پونڈ بتائی جاتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ گذشتہ چار سال میں یہ جرائم ۲۰۰ فیصد بڑھے ہیں۔ جو نقصان آگ لگانے سے ہوا ہے۔ اس کی قیمت ۶۰,۰۰,۰۰۰ پونڈ بتائی جاتی ہے۔ چوری کی جانے والی چیزوں میں سے کھڑکیوں کے شیشے جن پر تصاویر بنی ہوتی ہیں اور پتھروں کو کندہ کر کے جو اشیاء رکھی جاتی ہیں وہ بھی شامل ہیں۔ بعض اوقات گرجوں کی شمعیں بھی چرائی جاتی ہیں۔ اگرچہ انتہائی کوشش کی جاتی ہے کہ گرجے میں چوری نہ ہو لیکن گرجے میں چوریاں کرنے والے لوگ اس بات کی خاص مہارت رکھتے ہیں اور جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے کہ چوریاں اب پہلے سے بہت زیادہ ہو رہی ہیں۔

موٹر سائیکل مینوفیکچرنگ

لاہور میں ایک مقامی بائیسکل مینوفیکچر کمپنی نے بتایا ہے کہ وہ بیرونی امداد کے ساتھ ۷۰ سی سی موٹر سائیکل جو چار سٹروک انجن کے ہوں گے بنانا شروع کریں گے تاکہ پاکستانی انہیں کم قیمت پر خرید سکیں اور مڈل کلاس کو سواری میسر آسکے محمد اکرم شیخ جو مارکیٹنگ کے ڈائرکٹر ہیں اور بورڈ آف ڈائرکٹرز رستم اینڈ سہراب کے سیکرٹری ہیں نے گذشتہ روز کہا کہ اس سکیم پر کام پہلے ہی شروع کیا جا چکا ہے اس بات کا امکان ہے کہ سال رواں کے اخیر تک ہم یہ موٹر سائیکل تیار کرنا شروع کر دیں۔ دوسرے مرحلہ میں ۵۰ سی سی موٹر سائیکل بھی بنائے جائیں گے انہوں نے یہ بھی بتایا کہ پاکستان کے قیام کے وقت ملک میں کوئی ایسی فیکٹری نہیں تھی جو بائیسکل تیار کرتی۔ نیلا گنبد کے ۲۲ ایسے دکانداروں نے جو بائیسکل کے کام سے تعلق رکھتے تھے کوآپریٹو سوسائٹی ایکٹ ۱۹۵۲ء کے ماتحت ایک سوسائٹی تشکیل دی تاکہ فارن ایکسچینج جو سائیکلیں خریدنے پر خرچ ہوتا تھا وہ بچایا جا سکے مسٹر شیخ نے مزید کہا کہ اس وقت سائیکل بنانے کے لئے صرف دس فی صد چیزیں یہاں سے ملتی تھیں اور باقی ساری درآمد کرنی پڑتی تھیں۔ لیکن وقت کے گذرنے کے ساتھ ساتھ اب ۹۸ فی صد بائیسکل کے حصے یہیں بنتے ہیں۔ انہوں نے مزید یہ کہا کہ شروع میں پانچ سائیکل روزانہ بنتے تھے اب ۱۵۰۰ سائیکل روزانہ تیار کئے جا رہے ہیں۔

تاجکستانی مہاجر

بتایا گیا ہے کہ تاجکستان کے وہ مہاجر جو اس وقت جنگ زدہ افغانستان میں کیمپ لگائے ہوئے ہیں۔ انہوں نے پاکستان کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شمالی حصے سے پاکستان میں اس لئے داخل ہونا شروع کر دیا ہے کہ شائد اس طرح انہیں اقوام متحدہ کی طرف سے کوئی امداد ملنی شروع ہو جائے یعنی اقوام متحدہ کے ہائی کمیشن برائے مہاجرین اسلام آباد ان کی طرف توجہ دے اور انہیں امداد دینی شروع کر دے۔ کہتے ہیں کہ ایک تاجک مہاجر جو گذشتہ ہفتہ اسلام آباد پہنچا اس نے ایک روزنامہ کے نمائندے کو بتایا کہ دوشنبہ چھوڑ کر افغانستان آنے والے تاجک جو وہاں خونی جھگڑوں سے ڈر کر ادھر آئے ہیں (یہ خونی جھگڑے کمیونسٹوں اور مسلم بنیاد پرستوں کے درمیان ہو رہے ہیں) اب سوچ رہے ہیں کہ پاکستان افغانستان کی سرحد عبور کر کے پاکستان آ جائیں کیونکہ افغانستان میں انہیں ضروری مدد میسر نہیں آئی۔ اس نوجوان نے کہا کہ ہمارے لئے افغانستان میں زندہ رہنے کے وسائل موجود نہیں ہیں۔ ہم یہاں اقوام متحدہ کے ہائی کمیشن برائے مہاجرین سے امداد طلب کرنے آئے ہیں۔ وہ نوجوان اور اس کا ایک ساتھی سڑکوں پر اپنی ٹھنڈی راتیں گذار رہے ہیں۔ وہ ہر روز ہائی کمیشن برائے مہاجرین کے پاس جاتے ہیں اور انہیں ہر روز یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ آپ کل آئیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ دو دن ہو گئے ہیں۔ ہمیں کھانے کے لئے کچھ نہیں ملا۔ اس نوجوان اور اس کے ساتھی کو یہ خطرہ ہے کہ اگر وہ تاجکستان واپس چلے گئے تو وہاں یا کمیونسٹ انہیں ہلاک کر دیں گے یا انتہا پسند مسلمان انہیں زندہ نہیں چھوڑیں گے کیونکہ ہم جمہوریت پسند ہیں۔ ہم وہاں روسی لوگوں کو موجود دیکھنا نہیں چاہتے اور ہم یہ بھی نہیں چاہتے کہ مسلم بنیاد پرست ہمارے ملک میں برسر اقتدار آ جائیں۔ بہت سے تاجک مہاجر جو پشاور اور اسلام آباد آئے نہ انگریزی بول سکتے ہیں نہ اردو اور نہ ہی پاکستان کی کوئی اور زبان۔ وہ صرف فارسی زبان بولتے ہیں اور ان میں سے بہت سے ایسے ہیں جو مانگ کر اپنا گزارہ کر رہے ہیں۔ کابل کی حکومت کے مطابق اس وقت دس ہزار تاجک مہاجر افغانستان میں موجود ہیں۔

گورنمنٹ پولی ٹیکنیک انسٹیٹیوٹ

گورنمنٹ پولی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ برائے خواتین کی وومن گارڈ کی سالانہ پاسنگ آؤٹ پریڈ کے موقعہ پر پنجاب کے گورنر میاں محمد اظہر نے لکھی پڑھی خواتین کو اپیل کی ہے کہ وہ قومی اقتصادیات میں اپنی اپنی تجارت یا کسی دیگر کاروبار کے ذریعے فائدہ پہنچائیں اور ایسا کرنے کے لئے آپ نے ان کی توجہ حکومتی قرضوں کی سکیموں کی طرف دلائی۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ اس قسم کے عالمی معیار کے ادارے ملک میں مختلف جگہوں پر قائم کئے جانے چاہئیں کیونکہ ٹیکنیکل ایجوکیشن کے ذریعہ سے طلباء اور طالبات کو اقتصادی طور پر خود انحصاری حاصل ہو سکتی ہے۔ آپ نے کہا کہ اس ادارے نے کئی عالمی تنظیموں کا تعاون حاصل کر لیا ہے اور یہ بات ان کے لئے قابل تحسین ہے یہ رابطے ہمارے اداروں کے لئے ہر لحاظ سے مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔

جہاں تک خود کاری کا تعلق ہے حکومت نے کئی سکیمیں پیش کی ہیں جن سے مستقبل کے گریجویٹ خاص طور پر فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ جہاں تک اس ادارے کے بعض مسائل کا تعلق ہے بتایا گیا ہے کہ اسے ایک ایسے ہال کی ضرورت ہے جسے مختلف طریقوں پر استعمال کیا جا سکے۔ اور اسی طرح ٹرانسپورٹ کے لئے اس ادارے کو بسوں کی بھی ضرورت ہے۔ گورنر نے اس بات کی یقین دہانی کرائی کہ وہ اس معاملے کو متعلقہ حکام تک پہنچا دیں گے۔

اس سے قبل گورنر نے وومن گارڈ کی بٹالین کی سلامی لی اور پریڈ کا معائنہ کیا۔ طالبات نے علاقائی لباس پہنے جو چاروں صوبوں کی نمائندگی کرتے تھے۔ اور فوک ڈانس کا بھی مظاہرہ کیا جس کے بعد فینسی ڈریس شو کے ذریعے سماجی اور ثقافتی مظاہرے کئے گئے۔ بعد ازاں میاں محمد اظہر نے انعامات تقسیم کئے۔ آپ نے مختلف ٹیکنیکل شعبے دیکھے۔

کالج کی پرنسپل مسز نصرت شفیق نے آپ کو کالج میں نئے شعبوں جو حال ہی میں قائم کئے گئے ہیں کے متعلق واقفیت بہم پہنچائی۔ اپنے استقبالیہ خطاب میں کالج کی پرنسپل نے کالج کے مسائل پیش کرتے ہوئے امداد کی درخواست کی۔

ویزا کی جانچ پڑتال

وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ ملک میں آنے والوں کے ویزوں کی جانچ پڑتال دوبارہ شروع کر دی گئی ہے۔ تاکہ غیر قانونی طور پر لوگ ملک میں داخل نہ ہو سکیں۔ انہوں نے کہا کہ غیر قانونی طور پر ملک میں داخل ہونے والوں کے لئے پانچ سال قید کی سزا ہے۔ لیکن اب اسے بڑھا کر دس سال کر دیا جائے گا۔ وزیر موصوف نے یہ بھی کہا کہ سرحدوں پر حفاظتی اقدامات پہلے کی نسبت زیادہ مضبوط کر دیئے گئے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ جب اس جانچ پڑتال کا سسٹم پوری طرح شروع ہو جائے گا۔ تو مختلف سفارتخانوں کو غیر قانونی طور پر داخل ہونے والوں کی اطلاع دے دی جائے گی۔ اور ان سے کہا جائے گا کہ وہ اپنے ملک کے ان باشندوں کو واپس اپنے ملک بھیجیں۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ جہاں تک ویزوں کے جاری کرنے کا تعلق ہے ان کی تعداد بھی پہلے کی نسبت کم کر دی جائے گی۔

برمی مسلمان مہاجر

برمی مسلمان مہاجر جنہیں روہنگیا بھی کہا جاتا ہے واپس برما جانے تو شروع ہو گئے تھے۔ لیکن اب بتایا گیا ہے کہ باقی ماندہ لوگ اپنا ارادہ بدل چکے ہیں۔ انہوں نے اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے مہاجرین کو انٹرویو میں بتایا ہے کہ وہ واپس جانے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ٹرانزٹ کیمپوں میں نیا پارہ میں رہ رہے ہیں۔ ان کی تعداد نو ہزار بتائی جاتی ہے اور ان کو اپنے پہلے کیمپوں سے لا کر ٹرانزٹ کیمپوں میں رکھا گیا ہے۔ پہلے ان لوگوں نے آمادگی کا اظہار کیا تھا کہ وہ برما واپس چلے جائیں گے اسی لئے انہیں کیمپوں سے لا کر ٹرانزٹ کیمپ میں رکھا گیا تھا۔ لیکن وہاں سے آ کر ان کی حرکات بہت مختلف ہو گئی ہیں انہیں کنٹرول کرنا مشکل ہو گیا ہے اور ان میں سے اکثر نے یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ جب تک برما میں جمہوری حکومت نہیں آئے گی روہنگیا کے لوگ واپس جا کر آرام کی زندگی نہیں گذار سکتے۔ البتہ ۵۸۶ افراد جن میں ۱۷۹ اشلر دوبا مہاجر کیمپ سے تعلق رکھتے ہیں اس انٹرویو کے بعد بھی واپس بھیجے جا چکے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ اپنی مرضی کے خلاف واپس بھیجے گئے ہیں اب تک جو مہاجر واپس جا چکے ہیں ان کی تعداد ۲۰٫۸۶۹ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ہائی کمشنر نے ان سے گفتگو کر کے ۳۷۲۴ مزید افراد واپس بھجوا دیئے ہیں۔ حکومت نے ان کی واپسی کے لئے جو نئے قوانین مقرر کئے ہیں ان کے پیش نظر واپس جانے والوں کی تعداد اور واپس جانے کی خواہش رکھنے والوں کی تعداد کم ہو رہی ہے اور ۵ فروری سے اب تک کوئی مہاجر واپس نہیں بھیجا جا سکا۔ جب نیا پارہ کے ٹرانزٹ کیمپ میں مختلف خاندانوں سے انٹرویو کیا گیا تو پتہ چلا کہ ان میں سے صرف ۲۱ خاندان ایسے تھے جو واپس جانے کے لئے تیار تھے۔ بنگلہ دیش اس بات کے لئے خاصی کوشش کرتا رہا ہے کہ وہ لوگ سکون سے اپنے ملک واپس چلے جائیں۔ اور اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر نے بھی اس سلسلے میں بہت کچھ کیا ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ جو چلے گئے وہ چلے گئے اور باقی اس بات کے لئے تیار نہیں ہیں کہ وہ واپس جائیں۔

کویت اور تیل کی پیداوار

کویت کے وزیر تیل نے کہا ہے کہ گذشتہ چند ہفتوں میں تیل کی پیداوار ۲٫۱۰۰٫۰۰۰ بیرل یومیہ سے بڑھ کر تقریباً ۲۰۰۰۰۰۰ بیرل یومیہ ہو گئی ہے۔ اور اگر اس سطح سے تیل کی پیداوار گری تو وہ ہمارے لئے تکلیف دہ بات ہو گی۔ وزیر تیل کی یہ بات کویت کے اخبار الانباء نے بیان کی ہے۔ وزیر موصوف نے اس بات کو مسترد کیا کہ تیل کی زیادہ پیداوار کی وجہ سے قیمتیں گری ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس بات کو او۔ پی۔ ای سے تعلق رکھنے والے ممالک کے ساتھ زیر بحث لائیں گے اور انہیں بتائیں گے کہ کیوں تیل کی پیداوار اسی طرح بڑھائی جانی چاہیئے اگرچہ ہم ان سے یہ بات بھی کریں گے کہ اگر تیل کی پیداوار میں کمی کرنی ہو تو باقاعدہ اس بات پر غور کر کے فیصلہ کیا جانا چاہیئے۔ لیکن ان کا یہ کہنا کہ اگر کمی ہوئی تو ہمیں تکلیف ہو گی یقیناً اس بات کا غماز ہے کہ وہ دیگر ممالک سے بات کرتے ہوئے زور اسی بات پر دیں گے کہ تیل کی پیداوار کم نہ کی جائے۔ اور اگر دیگر ممالک نے ان پر دباؤ ڈالا تو وہ کوشش کریں گے کہ اس دباؤ کا اثر قبول نہ کریں۔ حقیقت یہ ہے کہ تیل کی پیداوار دنیا کی تمام منڈیوں کو سامنے رکھ کر اور موجودہ وقت کی ضروریات

باقی ص ... پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا

ایک تجویز

دی نیوز ۲۳۔ فروری ۱۹۹۳ء

"دی نیوز" کے ۲۳ فروری ۱۹۹۳ء کے شمارے میں "ایک تجویز" کے عنوان سے شبیر خان کہتے ہیں۔

اعلیٰ عدالتیں اس بات کے لئے شکریہ کی مستحق ہیں کہ انہوں نے اردو میڈیم سکولوں کے بچوں کو غیر ممالک سے آنے والی اعلیٰ ہستیوں یا ملکی بڑی شخصیتوں کو خوش آمدید کہنے کی رسم کا خاتمہ کر دیا ہے۔ یہ بات ہمیشہ تکلیف دہ تھی کہ غریب طبقے کے بچوں کو تمام غلیظ کام کرنے پڑتے تھے۔ ختم نہ ہونے والے وقت کے لئے جلتی ہوئی دھوپ میں یا انتہائی سردی میں سڑکوں پر ہوائی اڈوں پر انہیں اس وقت کھڑا ہونا پڑتا تھا جبکہ کھاتے پیتے گھرانوں کے بچے ان مواقع کا بڑا حصہ لے جاتے تھے۔ جن میں ان کی فلمیں بنوائی جاتی تھیں اور تصویریں لی جاتی تھی خاص طور پر ایسے موقع پر جب وہ گلدستے پیش کرتے تھے۔ جو بات پسندیدہ سمجھی جا سکتی ہے وہ یہ ہے کہ عام غریب اردو میڈیم سکولوں کے بچے اپنے روزمرہ کی قومی وردی میں ملبوس ہوں یعنی صاف ستھرے قمیض اور شلوار اور یہی ہماری آبادی کے ۹۵ فیصد حصہ ہیں۔ یہ آنے والی ہستیوں کو پھولوں کے گلدستے پیش کریں۔

اگرچہ اس بات کا خیال ہی بعض لوگوں کی نیندیں اڑا سکتا ہے اور ان میں تشنج کی کیفیت پیدا کر سکتا ہے لیکن جہاں تک میرا تعلق ہے میں اس بات پر فخر محسوس کروں گا کہ ہمارے معزز مہمانوں کو ملک کے حقیقی بیٹے اور بیٹیوں سے ملنے کا موقع دیا جائے۔ یہ بات بھی ممکن بنائی جا سکتی ہے کہ بعض اقلیتوں کے بچوں کا انتخاب کیا جائے کہ وہ ایسا کریں۔ چیف آف پروٹوکول کی اپنی جماعت کے بچوں میں سے بھی لئے جا سکتے ہیں۔ (یہ تجویز راولپنڈی سے ارسال کی گئی ہے)۔

جسٹس دراب پٹیل کی مدافعت

فرنٹیئر پوسٹ کا اداریہ

فرنٹیئر پوسٹ نے اپنے ایک اداریہ میں جس کا عنوان جسٹس پٹیل کی مدافعت ہے لکھا ہے کہ مولانا نورانی جن کا تعلق جمعیت علمائے پاکستان سے ہے نے نہیں معلوم کن وجوہات کی بنا پر جسٹس پٹیل پر جنہوں نے پاکستان کی عدالت عظمیٰ کے لئے خدمات سرانجام دی تھیں اور جو اب ریٹائر ہو چکے ہیں حملہ کیا ہے۔ چونکہ جسٹس دراب پٹیل نے اقلیتوں کے حقوق کی بات کی ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ مذہبی رواداری ہونی چاہیئے اسلئے مولانا نورانی نے انہیں ہندوستانی کہہ کر پکارا ہے جسٹس پٹیل نے ایک سیمینار جو کراچی میں منعقد ہوا تھا میں جن خیالات کا اظہار کیا ان سے مولانا نورانی جز بز ہوئے ہیں۔ ان خیالات کے متعلق انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ اس سے بیرونی ممالک میں پاکستان کے نام پر دھبہ لگتا ہے۔ فرنٹیئر پوسٹ کا کہنا ہے کہ یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ ہم میں سے چند ایک لوگ جو بہت بلند کردار کے مالک ہیں اور جو موقع پرستی کو جانتے ہی نہیں انہیں بعض دوسرے لوگ گاہے گاہے غیر ممالک کے ایجنٹ اور غدار کہہ دیتے ہیں۔ کئی دوسرے لوگوں کی طرح جسٹس پٹیل بھی انہیں چند ایک لوگوں میں شامل ہیں جن کے متعلق یہ باتیں کہی جاتی ہیں۔ یہ ان چند ایک لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے جنرل ضیاء کے موقف کے خلاف اور مارشل لاء کے ماتحت کام کرنے کی بجائے سپریم کورٹ کی ججی سے استعفیٰ دے دیا تھا۔ یہ کہنا کہ ایسا شخص اپنی حب الوطنی کو مشکوک بنا دیتا ہے جب اقلیتوں کے لئے آواز اٹھاتا ہے اور جب وہ اس خواہش کا اظہار کرتا ہے کہ مذہبی رواداری کا نہ ہونا نہایت معیوب ہے۔

فرنٹیئر پوسٹ کہتا ہے کہ مولانا نورانی بعض باتوں کو نظر انداز کر کے ہی ایسی باتیں کہہ سکتے ہیں۔ انہیں اور ان جیسے دیگر افراد کو حقیقی مسائل کی طرف توجہ دینی چاہیئے اور انہیں یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ حقیقی مسائل اس بات سے زیادہ اہم ہیں۔ کہ پاکستان کا بیرونی ممالک میں تصور کیا ہے جسٹس (ریٹائرڈ) دراب پٹیل جیسی شخصیت قوانین اور عوامل جو درست نہیں ہیں ان کے خلاف آواز اٹھا کر ملک کی بہت بڑی خدمت کر رہے ہیں۔ یہ قوانین اور عوامل ہمارے معاشرے کو تقسیم کرنے کا باعث ہیں۔ آپ ایک مہم کی طرح ایسا کر رہے ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ معاشرے میں انصاف ہونا چاہیئے اور یہی وہ بات ہے جو ہمارے معاشرے کو مضبوط بنا سکتی ہے۔

انسانی حقوق

دی نیوز ۲۰۔ فروری ۱۹۹۳ء

Human rights

From Ms. Rashid

The growing momentum throughout the world for human rights and the environment should hearten suffering Muslims and people everywhere. The world begins to realise that when all else fails to defeat aggression in these two areas, a third set of ethics must be set in motion. This third ethic is Islam, defined by the Qur'aan and practised by the Prophet Mohammad (PBUH)

Whether they realize it or not, human rights activists, environmentalists, anti-nuclear and chemical weapons protesters and oppressed peoples everywhere that give birth to ethical freedom fighters are all engaged in legitimate Jihad. Islam allows no "terrorism" or "fundamentalism" but only legitimate resistance to oppression and aggression that threatens to destroy "deen".

The Qur'aan clearly defines permissible resistance in obedience and recognition of moral laws and ethics, rejecting whatever endangers life and happiness, productivity and peaceful coexistence as anti-Islamic.

Islamabad.

The News International, Saturday, February 20, 1993

مس رشید اسلام آباد سے

انسانی حقوق کے متعلق انگریزی اخبار "دی نیوز" کے ۲۰ فروری ۱۹۹۳ء کے شمارے میں کہتی ہیں۔ "ساری دنیا میں انسانی حقوق کی پاسداری کا خیال رکھنے کا رویہ زور پکڑ رہا ہے۔ اور اس کے لئے وہ ماحول پیدا کیا جا رہا ہے جو مصائب میں سے گزرنے والے مسلمانوں اور ہر جگہ پر دیگر لوگوں کے لئے بھی حوصلے کا باعث ہونا چاہیئے۔ اب دنیا نے یہ محسوس کرنا شروع کر دیا ہے کہ جب ظلم کو دبانے کے لئے اور کوئی بات کامیاب نہیں ہوتی تو ایک تیسرا اخلاقی قانون بھی ہے جسے جاری کیا جانا چاہیئے۔ یہ تیسرا اخلاقی قانون اسلام کا ہے جس کے متعلق قرآن کریم میں وضاحت کی گئی ہے اور جس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو عمل کر کے دکھایا ہے۔

جو لوگ انسانی حقوق کی پاسداری کے لئے کوشش کرتے ہیں وہ اور ماحولیات کا خیال رکھنے والے اور جو لوگ جوہری توانائی اور کیمیائی ہتھیاروں کی مخالفت کرتے اور ان کے خلاف احتجاج کرتے ہیں وہ چاہے اس بات کو محسوس کریں یا نہ کریں۔ لیکن یہ سب لوگ ایک جائز جہاد میں مصروفِ عمل ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو مصیبت زدہ لوگوں کی ہر جگہ آزادی کے لئے لڑتے ہیں۔ اسلام کسی دہشت گردی یا بنیاد پرستی کی اجازت نہیں دیتا۔ البتہ ظلم اور تعدی کو روکنے کے لئے جائز طریقے استعمال کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ کیونکہ ظلم اور بنیاد پرستی دین کو تباہ کر دیتے ہیں۔ قرآن کریم واضح طور پر اس بات کو پیش کرتا ہے کہ فرمانبرداری کے ساتھ اور اخلاقی قوانین کو سامنے رکھتے ہوئے کس طرح مقابلہ کیا جا سکتا ہے اور کس طرح ان تمام چیزوں کو مسترد کیا جا سکتا ہے جو زندگی کو خوشی اور پیداوار کو خطرہ سے دوچار کرتی ہیں اور یہ باتیں خلافِ اسلام بھی ہیں۔

عالیہ مصطفیٰ

ایک چھوٹی سی بات

لوگوں میں یہ بات پختہ ہوتی جا رہی ہے کہ اگر کوئی کسی پر احسان کرے تو فوراً اُسے تھینک یو یا اللہ آپ کو جزا دے کہہ دیا جاتا ہے۔ اگرچہ یہ ایک اچھی بات ہے کہ دوسرے کے احسان کا بوجھ بھی ہلکا ہو گیا۔ اور اسے یہ بھی کہہ دیا کہ خدا تم کو جزا دے مگر کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ ہم اُس کا (احسان کرنے والے کا) شکریہ ادا کرنے سے قبل (سب تعریف اللہ کے لئے ہے) کہہ دیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ ہی حقیقت میں احسان کرنے والا ہے۔ تو اس کا شکریہ ادا کرنے کے بعد اگر اپنے محسن کا شکریہ ادا کیا جائے تو کیسا ہے؟

یہ بات میں نے حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کی کتاب حیات قدسی سے پڑھی ہے۔ اور میں نے سوچا کہ کیوں نہ عام لوگوں کو بھی اس بات سے مستفید ہونے کا موقع دیا جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: صفحہ ۵

کے پیش نظر ہی مقرر کی جاتی ہے۔ اور کوشش یہ کی جاتی ہے کہ اوپیک کے فیصلوں کے مطابق تیل کی مقدار پیدا کی جائے۔ کیونکہ اگر کوئی ملک اوپیک کے فیصلے کو نہ مانے تو یقیناً تلخی کا بھی باعث ہوگا اور تیل کی منڈیوں پر بھی اس کا برا اثر پڑے گا۔

بقیہ: صفحہ ۳

اس کے ساتھیوں نے تمہارے ساتھ کبھی جھوٹا معاہدہ کیا ہے۔ تو ابوسفیان نے کہا کہ پچھلے افعال کے متعلق تو میں کوئی گرفت نہیں کرتا۔ لیکن اب انہوں نے ایک نیا معاہدہ کیا ہے دیکھیں وہ عہد شکنی کرتے ہیں یا نہیں۔ اس پر قیصر نے کہا کہ آئندہ کا ذکر جانے دو۔ جب اس نے پیچھے تمہارے ساتھ کوئی عہد شکنی نہیں کی تو یہی اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ آئندہ بھی نہیں کرے گا۔ تو شدید سے شدید دشمن کو بھی جو آپ سے لڑائی کر رہا تھا یہ جرأت نہیں تھی کہ وہ آپ کے متعلق یہ کہے کہ آپؐ نے کبھی جھوٹ بولا ہے۔ یا کوئی معاہدہ شکنی کی ہے۔ یہی وہ چیز تھی جس کی وجہ سے مسلمان جب کسی ملک میں جاتے تو وہاں کے باشندے ان کے اعلیٰ اخلاق کو دیکھ کر ان کے اس قدر گرویدہ ہو جاتے کہ وہ اپنے ہم قوم اور اپنے ہم مذہب افراد سے بھی ان کی زیادہ عزت کرتے۔ اور ان کی سلامتی کی دعائیں کرتے چنانچہ تاریخ میں لکھا ہے کہ مسلمانوں نے جب حمص پر قبضہ کر لیا جو رومیوں کے علاقہ میں تھا تو کچھ عرصہ کے بعد مسلمانوں کو دوبارہ دشمن کے حملہ کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ اور انہوں نے مناسب سمجھا کہ اس وقت حمص کو خالی کر دیا جائے اس فیصلہ کے بعد مسلمانوں نے وہاں کے عیسائیوں کو بلایا۔ اور ان سے کہا کہ ہم تم سے جزیہ وصول کر چکے ہیں مگر یہ جزیہ اس شرط کے ماتحت لیا گیا تھا کہ ہم تمہارے جان و مال کی حفاظت کریں گے۔ اب چونکہ خود ہمارے لئے ایک نازک صورت حالات پیدا ہو گئی ہے اور ہم تمہاری حفاظت نہیں کر سکتے اس لئے ہم جزیہ کی رقم تمہیں واپس کرتے ہیں۔ چنانچہ کئی لاکھ روپیہ جو عیسائیوں سے جزیہ کے طور پر لیا گیا تھا انہیں واپس کر دیا گیا۔ اس اعلیٰ درجہ کے نمونہ کا ان عیسائیوں پر اتنا اثر ہوا کہ جب اسلامی لشکر روانہ ہوا تو وہ ساتھ ساتھ روتے جاتے تھے اور یہ کہتے جاتے تھے کہ خدا تم کو دوبارہ ہم میں واپس لائے۔ اور یہودی بھی بڑے جوش سے یہ کہتے جاتے تھے کہ تورات کی قسم جب تک ہم زندہ ہیں قیصر حمص پر قبضہ نہیں کر سکتا۔ (فتوح البلدان بلاذری) غرض سچائی ایسی چیز ہے کہ اس کے بغیر کسی قوم کا رعب قائم نہیں ہو سکتا۔ جو لوگ سچائی اور دیانت کا نمونہ دکھاتے ہیں۔ وہ اپنی قوم کو چار چاند لگا دیتے ہیں۔ اور جو لوگ یہ نمونہ نہیں دکھاتے وہ اپنی قوم کا گلا کاٹنے والے ہوتے ہیں۔

بقیہ: صفحہ ۱

ساتھ ساتھ رفتہ رفتہ اس میں نرمی پیدا ہوئی ہے اور (ائمہ) نے مختلف اوقات میں کچھ نرمی کی ہے۔ مثلاً پانی پیش کر دینا۔ پان پیش کر دینا یا صرف مٹھائی (خشک مٹھائی کے طور پر) پیش کر دینا۔ لوگوں کو باقاعدہ کھانے کی میز پر نہیں بٹھاتے بلکہ وہیں بیٹھے بیٹھے دعا کے ساتھ کچھ چیزیں پیش کر دی جاتی ہیں اس حد تک تو اس میں سر دست کوئی حرج نہیں ہے لیکن عموماً جب اجازتیں دی جاتی ہیں یا بعض باتوں سے صرف نظر کیا جاتا ہے تو یہ خطرہ ہوتا ہے کہ پھر لوگ آگے قدم بڑھاتے ہیں اور سرک سرک کر پھر اس مقام تک پہنچنے لگ جاتے ہیں کہ اس کے نتیجہ میں پھر باقیوں کو بھی اس سہولت سے محروم کرنا پڑتا ہے۔ میں جماعت کو یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ ایسی بات نہ کریں اور خواہ مخواہ معاملات کو اس حد تک آگے نہ بڑھائیں کہ یوں محسوس ہو کہ وہ رسم بن چکی ہے۔ اور جماعت پر بوجھ بن گیا ہے اور پھر وہی مصیبت غریبوں پر آ پڑی ہے۔ جس سے انہیں بچایا گیا تھا۔ تو معروف کی حد تک محض خوشی کے اظہار کے لئے اس قسم کی کچھ خاطر مدارات ہو جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔“

(از خطبہ فرمودہ ۱۶ / دسمبر ۱۹۸۳ء)

خطبات بچوں کو سنائیے

کس نے کیا کہا

اداریہ فرنٹیئر پوسٹ
یکم مارچ ۱۹۹۳ء

ہندوستان میں بی۔جے۔پی ایک ریلی کر کے بابری مسجد کی جگہ پر مندر بنانے کے لئے اپنے ارادوں کو مضبوط کرنے اور دیگر ہندوؤں کی حمایت حاصل کرنے کا ایک ذریعہ سمجھتی تھی چنانچہ اس پارٹی نے انتہائی زور لگایا کہ یہ ریلی منعقد ہو سکے تا کہ حکومت کو یہ سمجھایا جا سکے کہ ہندوستان کے تمام ہندو چاہتے ہیں کہ بابری مسجد کی جگہ پر رام مندر تعمیر کر لیا جائے لیکن وزیر اعظم نرسیما راؤ نے تقریباً ۵،۷ ہزار پولیس کے افراد کو استعمال کر کے اس ریلی کو ناممکن بنا دیا۔ ان کے ذاتی خیالات کچھ بھی ہوں کہا جا سکتا ہے کہ اس موقعہ پر تو انہوں نے ہندو بنیاد پرستوں کے ساتھ جنگ جیت لی ہے کم از کم اس موقعہ پر تو وہ یہ نہیں چاہتے کہ مذہبی جذبات جو بی۔جے۔پی نے بھڑکائے ہیں ان کو عمل میں لا کر بابری مسجد کی جگہ مندر بنا لیا جائے چاہے اس سلسلے میں کشت و خون ہی کیوں نہ ہو۔ یہ حکومت کی ایک بہت بڑی جیت ہے اور دراصل جب انتظامیہ چاہے وہ ایسے اقدامات کو جنہیں وہ ملک کے لئے خطرہ کا باعث سمجھتی ہو روکنے کی طاقت رکھتی ہے یہ تو ہو سکتا ہے کہ اب کہا جائے کہ ہندوستان میں بی۔جے۔پی کے جذبات مزید بھڑک اٹھیں گے لیکن بہرحال ایسے مواقع پر پارٹیوں کے آگے بند باندھ دینا حکومت کا فرض بھی ہے اور کارنامہ بھی۔ کہا جا سکتا ہے کہ پاکستان کی نسبت بھارت میں ایسے جذبات زیادہ پائے جاتے ہیں۔ لیکن پاکستان میں بھی تو بنیاد پرست لوگ موجود ہیں اور وہ بھی یہ کوشش کرتے رہتے ہیں کہ ان کی حمایت کا حلقہ بڑھتا رہے۔ بھارت میں لوک سبھا میں بی۔جے۔پی کی ۱۱۹ نشستیں ہیں اور وہ ہندوستانی حکومت کی مضبوط حزب اختلاف ہے۔ ہمارے ہاں بھی بنیاد پرستی پائی جاتی ہے اور اس کے وہی نتائج پیدا ہو سکتے ہیں جو بھارت میں ہو رہے ہیں۔ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ ہمارے ہاں غیر معقول جذباتیت سے زیادہ کام لیا جاتا ہے اور شاید یہ اس وجہ سے کہ حکومتیں جو ان کے ساتھ سلوک کرتی ہیں وہ بعض اوقات ان کی حوصلہ افزائی کا باعث بنتا ہے۔ بابری مسجد کا انہدام تو ہو گیا۔ لیکن وزیر اعظم راؤ نے بی۔جے۔پی کی صوبائی حکومتوں کو معزول کر دیا جس سے نرسیما راؤ اور ان کی انتظامیہ کو یہ کہنے کا موقعہ ملا کہ وہ مسلمان اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت کرتے ہیں اور اب بی جے پی کی ریلی روک کر انہوں نے ایک اور ثبوت فراہم کر دیا ہے لیکن اگر یہ دیکھا جائے کہ پاکستان میں کیا ہوا تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ غیر مسلم اقلیتوں کے تحفظ کے لئے وہ کچھ نہیں کیا گیا جو کیا جانا چاہئے تھا۔ خاص طور پر بابری مسجد کے انہدام کے بعد تشدد بھڑک اٹھا۔ جب پنجاب کے وزیر اعلیٰ کی توجہ اس بات کی طرف دلائی گئی کہ ہندوؤں کے مندر گرائے جا رہے ہیں تو انہیں اس بات کا احساس ہوا اور انہوں نے اسے روکنے کی کوشش کی۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ اس موقع پر ایک وزیر نے بھی اس مہم میں حصہ لیا جب مندر گرائے گئے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہماری حکومت بنیاد پرستوں کی طرف ضرورت سے زیادہ جھک جاتی ہے اور وہ اس لئے کہ انہیں بنیاد پرستوں کے ووٹوں کی ضرورت ہے اور یہ بات صرف آئی جے آئی نے شروع نہیں کی یہ ذمہ داری ان پر بھی ڈالی جا سکتی ہے جو اس سے پہلے برسر اقتدار رہے ہیں۔ انہوں نے بھی پاکستان کو بنیاد پرست بنانے میں خاصا کام کیا تھا۔ یہ فرنٹیئر پوسٹ کے یکم مارچ کے شمارے کا اداریہ ہے۔

درخواست دعا

○ محترمہ کوثر پروین صاحبہ اہلیہ مکرم محمود احمد صاحب زرگر ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کا کینسر کا اپریشن سرگنگا رام ہسپتال لاہور میں ہوا ہے۔

○ مکرم بشیر احمد صاحب فوریمین ملیانوالہ ایک عرصہ سے سانس کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں اور سول ہسپتال ڈسکہ میں زیر علاج ہیں۔ احباب ان کی کامل شفایابی کیلئے دعا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۴ مارچ ۱۹۹۳ء۔ دھوپ نکلی ہوئی ہے۔ لیکن سرد ہوا چلنے کی وجہ سے سردی میں کچھ اضافہ ہو گیا ہے۔

○ اسلام آباد میں افغانستان کے صدر پروفیسر برہان الدین ربانی اور ان کے اشد ترین مخالف حکمت یار کی ملاقات ہوئی ہے اس ملاقات کے لئے وزیر اعظم نواز شریف نے بہت اہم کردار ادا کیا ہے کہا جاتا ہے کہ ایک معاہدے کے مسودے پر غور کیا جا رہا ہے جو عنقریب طے پا جائے گا۔ اس معاہدے کے مطابق تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ حکمت یار کو وزارت عظمیٰ پیش کی جائے گی اور پروفیسر ربانی اپنی صدارت کا وقت پورا کریں گے۔

○ پاکستان کی قومی اور صوبائی اسمبلیوں میں خواتین کی نشستیں بحال کرنے کے لئے بل تیار کر لیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ عید کے بعد پارلیمنٹ میں پیش کیا جائے گا۔ کابینہ اور تین صوبائی حکومتوں نے منظوری دے دی ہے۔ ایک صوبے سے ابھی تک جواب نہیں ملا۔

○ آٹھویں ترمیم کے متعلق فیصلہ کرنے کے لئے وزیر اعظم نے جو کمیٹی تشکیل دی تھی اس کے متعلق بتایا گیا ہے کہ اس نے سیاستدانوں سے مذاکرات کا پہلا مرحلہ مکمل کر لیا ہے۔

○ پاکستان پریسلر ترمیم کی وجہ سے پہلے ہی بعض مشکلات میں مبتلا ہے لیکن اب کہا گیا ہے کہ امریکہ پاکستان کا ایٹمی پروگرام منجمد کرانے کے لئے اس ترمیم سے بھی زیادہ سخت اقدام کرے گا۔ ایٹمی امور کے امریکی ماہر نے ایک پریس کانفرنس کے موقعہ پر کہا ہے کہ پاکستان قلیل مدت میں دس ایٹم بم بنا سکتا ہے اسے عراق کی طرح اپنے ایٹمی ہتھیار ظاہر کرنا پڑیں گے۔

○ مراکش میں دو پاکستانی ہیروئن کی سمگلنگ کے الزام میں گرفتار کئے گئے ہیں۔ رباط میں مقیم پاکستانی امپورٹ ایکسپورٹ بیورو کی آڑ میں یہ دھندا کرتے بتائے گئے ہیں۔

○ سیبسکا (بوسنیا) شہر میں فوج آزادانہ گھوم رہی ہے۔ شہر کے گلی کوچے لاشوں سے اٹے پڑے ہیں اور مشرقی بوسنیا کے حصے پر سربیا کا مکمل قبضہ ہو گیا ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو کے شوہر آصف زرداری نے کہا ہے کہ وہ لاہور میں گھر بنائیں گے تاکہ کارکنوں سے ان کا اور ان کی بیگم کا زیادہ میل جول رہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ حکومت سے قریب نہیں ہوئے۔ آٹھویں ترمیم کے خاتمے کی سوچ زیادہ اہم ہے۔

○ ٹیکساس امریکہ میں ایک شخص ڈیوڈ کوراش نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ جیسز کرائسٹ ہے اور حکومت نے اسے منشیات کی آڑ میں گرفتار کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس سلسلے میں اس کے حامیوں اور فوج کا تصادم بھی ہوا ہے۔

○ بتایا گیا ہے کہ سینکڑوں پاکستانیوں کے فارن ایکسچینج اکاؤنٹس سے بھاری رقوم بیرون ملک منتقل کرنے کے نتیجہ میں زر مبادلہ کے ذخائر میں ۱۸ کروڑ ڈالر کی کمی ہوئی ہے۔

○ امریکہ نے فیصلہ کیا ہے کہ بوسنیا میں خوراک پھینکنے کا سلسلہ منقطع کر دیا جائے کیونکہ یہ خوراک زیادہ تر سرب لوگوں کے ہاتھ لگ جاتی ہے۔ اور بوسنیا کے لوگ اگر اسے اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں تو ان پر گولیاں برسائی جاتی ہیں۔

○ میٹرک کے ۲۰ امتحانی مراکز اور ۵۰ سپرنٹنڈنٹ بلیک لسٹ کر دیئے گئے ہیں۔ نقل کی روک تھام کے لئے سختی کے باعث اس سال امیدواروں کی تعداد چھ ہزار کم رہی۔ یہ بات ثانوی تعلیمی بورڈ کے ترجمان نے بتائی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ سینکڑوں امیدواروں کے رول نمبر جاری نہیں ہو سکے۔

○ وفاقی وزیر تعلیم نے بتایا ہے کہ پاکستان میں مزید بیس یونیورسٹیاں قائم کی جائیں گی۔ ۱۵ جامعات نجی شعبہ میں اور ۵ سرکاری شعبے میں قائم کی جائیں گی۔

○ ہندوستان نے پاکستان کو تنبیہ کیا ہے کہ وہ عالمی کمیشن برائے حقوق انسانی جنیوا میں کشمیر کا معاملہ ہرگز پیش نہ کرے۔ یہ کمیشن اس وقت سیشن میں ہے۔ نئی دہلی میں وزارت امور خارجہ کے ایک نمائندے نے کہا کہ ایسا کرنے سے دونوں ممالک کی آپس میں گفتگو کے اچھے نتائج نہیں نکل سکیں گے۔

○ جنرل اسلم بیگ نے اپنے تحریری بیان میں کہا ہے کہ موجودہ سینٹ کے چیئرمین وسیم سجاد سپریم کورٹ میں ان کا پیغام لے کر گئے تھے۔ مسٹر وسیم سجاد نے اس بات کی تردید کی ہے۔ اور یہ درخواست کی ہے کہ انہیں اپنا بیان ریکارڈ کرانے کی اجازت دی جائے۔ چنانچہ انہیں اس بات کی اجازت دے دی گئی اور ۴ تاریخ کو انہوں نے اپنا بیان ریکارڈ کروایا۔

○ لاہور کے صحافیوں نے اپنی رپورٹنگ پر جرح کے جواب میں کہا کہ جنرل بیگ کا بیان درست رپورٹ کیا گیا تھا۔ جنرل اسلم بیگ کے وکیل فخرالدین جی ابراہیم نے کہا ہے کہ میٹ دی پریس پروگرام کے حوالہ سے مدعا علیہ کوئی گواہ پیش نہیں کر رہا۔ تاہم وہ اپنے دفاع میں گواہ پیش کرنے کا حق محفوظ رکھتے ہیں۔

○ اسلام آباد میں تبصرہ نگاروں نے کہا ہے کہ سیاسی کیفیت نہایت تشویشناک ہو گئی ہے اور اس بات کے خطرے کا اظہار کیا ہے کہ صدر اسحٰق حکومتی پارٹی کے خلاف سپریم کورٹ کو کسی وقت بھی ریفرنس پیش کر سکتے ہیں۔

○ اسلام آباد میں افغانستان کے صدر پروفیسر ربانی اور حزب اسلامی کے لیڈر حکمت یار میں معاہدہ ہو رہا ہے۔ ادھر حزب وحدت جو شیعہ مجاہدین کا دھڑا ہے نے اس بات کا اعلان کیا ہے کہ وہ پروفیسر برہان الدین ربانی کو صدر نہیں مانتے۔ اور آئندہ کسی حکومت میں وہ انہیں کوئی حصہ دینے کے لئے تیار نہیں ہوں گے۔

فلو کیوریٹو سمیل
FLU CURATIVE SMELL
حقے کی طرح تیز اثر اور عطر کی طرح بے ضرر
کھانسی، زکام، نزلہ، انفلوئنزا
چھینکوں، ناک کی بندش، گلے کی خرابی، نیز نظام تنفس کی تمام تکالیف میں دو چار بار سونگھنے سے آرام۔ ایک شیشی تمام گھر کیلئے کافی ہے۔ میڈیکل اور نان میڈیکل کاروبار والے تمام افراد واپسی قیمت کی رعایت (MONEY BACK GUARANTEE) کے ساتھ فروخت کر سکتے ہیں۔
قیمت: پاکستان میں ۔۔۔ ۲۰ روپے، ڈاک خرچ (چھوٹے بڑے آرڈر پر) ۔۔۔ ۱۰ روپے
ایکسپورٹ کوالٹی پانچ ڈالر 5$ مع ڈاک خرچ (ترقی پذیر ممالک کیلئے ریٹ الگ الگ)
لٹریچر اور دیگر کیوریٹو سمیلز کی تفصیلات مفت طلب فرمائیں۔
موجد:۔ ہومیو پیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر۔ آر ایم پی۔ ایم اے ایل ایل بی۔ فاضل عربی۔ مائینڈ اینڈ میموری ایکسپرٹ بانی کیوریٹو سسٹم آف میڈیسن۔
پیشکش: کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل
گولبازار۔ ربوہ
فون: آفس ۱۷۷۔ کلینک ۶۰۶۔ رہائش ۶۰۷

ہر سائز، ہر قسم فریج، ڈیپ فریزر، ٹی وی، واشنگ مشین بازار سے بارعایت خریدنے کے لئے
عثمان الیکٹرونکس
۱۔ لنک میکلوڈ روڈ۔ لاہور
پرنشریف لائیں
فون: ۲۳۱۶۸۱، ۲۳۱۶۸۰، ۲۲۳۲۰۴

ضرورت ہے
۱۔ آٹو ریڈی ایٹر سپیئر پارٹس کا کام سیکھنے والے لڑکے جن کی عمر ۱۸ تا ۲۵ سال ہو۔ دوران ٹریننگ ۸۰۰/- روپے ماہوار وظیفہ دیا جائے گا۔ رہائش فری ہو گی۔
مبارک بھائی
پتہ: پٹہ کمانی فیکٹری گلی نمبر ۵ نزد الفرخ مارکیٹ کوٹ شہاب دین جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور۔ فون:۔ ۲۷۰۹۳۶، ۲۷۱۷۷۹

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم ڈش انٹینا
خریدنے کے لئے
نیو محمود ٹیلیویژن
۲۱۔ ہال روڈ۔ لاہور
فون ۲۵۵۴۲۲، ۲۲۶۵۰۸